

بسم الله الرحمن الرحيم - نحمد و نصلى على رسول الله محمد

أحكام رمضان

(الجزء) ب مولانا احمد صاحب شیخ الحدیث دھلوی

اسلام کے بارے کا کان ہیں۔ توجہ رسالت۔ نماز۔ زکوٰۃ۔ روزہ ماہ رمضان۔
روزہ رمضان مسلم کی بنیاد ہے۔ اور جو بیت اللہ۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت پر یہیں پرس کے ہے خلعت بہت کے ساتھ متصف ہوئے۔ ابتداء بہوت سے تعلیم توحید کی شروع ہوئی اور تابع رسالت کی ذمیت اور وجوب کا بیان ہوا اور ہبہ امام۔ ملائکہ پر ایمان لانا۔ کتب انبیاء پر جوانازل ہوئیں اس پر ایمان لانا۔ اور کل ایمان لانا۔ قیامت و حساب کتاب۔ تقدیر ایمان پر ایمان لانا کل اعتقدادی باقی کا بیان ہوتا ہے۔ شرک کی ذمیت اور خریمات ایمان وغیرہ کا بیان ہوتا ہے۔ پانچوں پس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی۔ معراج کی رات پانچ وقت کی نماز فرض ہوئی آپ کمھی میں تھے۔ نہ کہ بعد رُؤْۃ فرض ہوئی تھی۔ یہ پہلے۔ دوسرا سال جبریت کے روزہ رمضان فرض ہوئے۔ اس کے بعد آٹھوں سال فتح کے وقت میں بیت اللہ فرض ہوا۔ تو یہ واقعہ ایسی راس الطاعات ہے۔ یعنی کل عبادات وغیرہ کی جڑ اور بنیاد۔ اور اکان اس کی شاضیں ہیں۔ جب آدنی توحید میں کامل ہو گیا آخوند کا بخت تینیں ہو گیں اسوقت شریعت کی کل باتیں انسان پر اس کی تعمیل آسان ہو جاتی ہے۔

ماہ رمضان کا روزہ فرض ہے | من قبلكم لا۔ فرمان ایسی ہے۔ اے بیان والو روزہ تم لوئیں پر فرض کر دیا گیا۔ تاکہ فرض پر ہنگامہ کا رنجاڑ۔ اور تمیری آیت جو کے بعد ہے اسیں اب اب کو بیان فرمایا کہ وہ روزہ کا ہمینہ رمضان مبارک ہے ایک ہمہ کے روزے فرض ہیں۔ اسکا منکر کا فہری ہے۔ تاکہ روزہ بغیر غدر قاسن فاجز و درزخ کی الگ دھنکی اسکے لئے ہے شریعت ایسی ہیں روزہ نامہ ہے کھانے کی چیز اور بینے کی چیز کے اور بھی سے محبت کرنیے پر سہر کرنا صاحب صادق سے آنکاب ڈینے تک۔

چاند کا دیکھنا اور اس کا حکم | وجہ عربی کمی اتنیں بھی تیس دن کا ہوتے ہے۔ جو وقت چاند رمضان کا ہو گیا روزہ رکھنا فرض ہو گیا۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صومو الودیۃ و اظطردا الروایۃ فان عمر علیکم فاکملوا عدۃ شعبان ثلثین متفق علیہ۔ صحیح بخاری۔ صحیح مسلم بنی ملی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں چاند دیکھنے پر روزہ رمضان شروع کرو۔ اگر ابر ہو جائے شبان کے تیس دن پورے کرو۔ یعنی تیس دن شبان کے پورے کو کے کے بعد سے پھر روزہ رمضان شروع کرو۔ اسی طرح چاند بعد رمضان کے خواں کا دیکھا جاوے اتنیں یا تیس روزہ انظار کر ڈالو۔ رمضان شریف ختم ہوا۔ اگر ابر کے سب سے چاند عید کا نہ کیجا۔ رمضان کے روزہ میں پورے کو کے انظار کرنا ضروری ہے نماز عید کی پڑیں۔

اب را غارے سے بہبے بعض جگہ چاند دیکھا گیا۔ اور بعض جگہ لوگوں نے اسی روزہ چاند کے لیا ان کی شہادت کی بنا پر فرمایا

رکھنا ہوگا۔ دوسرے زیادتے دیکھا بہت ہتر ہے اگر ایک شاہ بھی سچا عامل متقدمی ہے اور اس نے شہادت دی کہ میر نے چاند فلاں جگہ رکھنا ہوگا۔ اسکی شہادت پر بھی روزہ لکھنا ہوگا۔

عن ابن حماس قال جاء اعرابي الى النبي صل الله عليه وسلم فقال ان رأيت المهلل يعني هلال رمضان فقال اشهد ان لا الله الا الله قال نعم قال اشهد ان محمد رسول الله قال نعم فقال يا هلال اذن في الناس ان يصوموا غداً رواه ابو داؤد ترمذى نسائي ابن ابي داوى

ایک بھوی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگر کہا میں نے رمضان کا چاند دیکھا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو گوئی بھی دیتا ہے کہ سوا ابھی کے اور کوئی معبود نہیں (وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شرک نہیں) کہاں (میں گوئی دیتا ہوں) آپ نے فرمایا کیا تو گوئی دیتا ہے کہ محمد رسول کے رسول ہیں کہاں (میں گوئی دیتا ہوں) آپ نے فرمایا اسے بلال لوگوں میں اعلان کر دے کہ کل سے لوگ روزہ رکھیں۔

عن ابن عمر قال تزأئ الناس المهلل فأخبرت رسول الله صل الله علیہ وسلم أن رأيته فضام و لم يناس بصيامه رواه ابو داؤد والدارقطنى والماروى و ابن حبان والحاكم و سفيوه و صحح البيهقي و صحح ابن خزم عبد الله بن عمر فرماتے ہیں لوگ چاند دیکھ رہے تھے۔ لیکن ان لوگوں نے نہ دیکھا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ میں نے چاند دیکھ لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھ لیا اور لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ یہ حدیث صحیح ہے اور حدیث عبدالمنان عباس کی مرضی ہے یہ حدیث پہلی حدیث کی شاہراہ ہے اور حدیث میں ہی اسکے متابع ہیں۔

تمیری حدیث عن رجل من اصحاب النبي صل الله علیہ وسلم قال اختلف الناس في آخر يوم من رمضان فقد ما اعرا بيان فشقول عند النبي صل الله علیہ وسلم باسه لا هلا المهلل من عشيته فما رأى رسول الله علیہ وسلم الناس ان يفطروا او رواه احمد و ابو داؤد و نزد ذريعة زاده ان يغدو الى مصلاهم بداء احمد و ابو داؤد والناساني و ابن ابي داوى و ابن حزم

المنبر و ابن اسكن و ابن حزم۔ حدیث اول بھی صحیح ہے سکت معتبر احمد و ابو داؤد والمنذری و رجال رجال الصحیح نیل الادطار ایک صحابی فرماتے ہیں لوگوں نے اختلاف کیا رمضان کا آخر دن تھا (چاند ہوا یا نہیں) و شخص مسلمان باہرستے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شہادت دی کہ یہ لوگوں نے چاند دیکھا کل شام کر۔ آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ لوگ روزہ افظعلہ کر لیں۔ اور فرمایا صحیح ہوئے عید گاہ میں لوگ چلن نماز عید کے لئے ابوداؤد و غیرہ کی روایت ہے صحیح ہے۔ حاصل احادیث مذکورہ کا یہ ہوا روزہ رمضان کے لئے لیکن گواہ دیندار کی شہادت کافی ہے۔ دو کی پاریادہ کی ہو ہتر ہے۔ روزہ رکھنا فرض ہو گا۔

رمضان مبارک کے خاتمه پر روزہ ترک کرنیکر لئے دو گواہ متقدمی دیندار کی ضرورت ہے جب قوت رو شاہدوں نے گوئی دی کہتے اوتیس رمضان کو چاند دیکھا ہے۔ روزہ لوگ افطار کر دیوں اور صبح نماز عید کی لو اکریں۔ اگر شاہزاد نامعلوم ہیں یا فاسق فاجر ہیں ان کی شہادت کا کچھ اعتبار نہیں۔ قال اللہ تعالیٰ وَا شَهَدَ وَ اذْوَى عَدْلًا مِنْكُمْ وَ قَالَ تَعَالَى يَا ایها الَّذِينَ امْنَوْا نَ جَاءُوكُمْ فَاسْقُنْهُمْ بِنَبَاءٍ فَتَبَيَّنُوا۔ الایہ۔ ان دو آیتوں سے ثابت ہوا گواہ اور خبر دیتے والا عاقل حادثہ متقدمی دیندار ہونا چاہیے۔

نبی اللہ علیہ السلام ہیں ہے دلخودیثان امذکورہ مان فی الملب بیدلان علی انہا تقبل شہادۃ الواحد فی دخول رمضان عبید

بنہ بارگ احمد بن حنبل و امام شافعی و فیروہ کا یہی نسبت ہے۔

اہم روڈی شایع میمع شریح سہم سے فرماتے ہیں کا تجویز شہادۃ عدل واحد علی هلال شوال عند جمیع العلماء الا ابا ثوفیخ و العدل استھی بعنی رمضان کے نعمت ہوئے یکٹے ایک آدمی کی شہادت جائز نہیں اور شاکلی شہادت پر روزہ ترک ہوگا۔ تمام علماء کا اتفاق ہے۔ سوال اپنوبے۔

یوم الشک شب کی آخری تاریخ نیویں بن کو روزہ رکھنا رمضان کے خیال سے درست نہیں اسلئے کہ نہیں شبکان کو چاند نہیں ہوا۔ کسی نے لئے بعد روزہ رکھا کہ گرچاہ نبی خرگی تو روزہ رمضان کا ہوگا اور اگر جائز ثابت نہ ہو تو روزہ نفی ہوگا۔ اس نکسے سبب سے روزہ درست نہیں «عن عمار بن یاسر قال من صام اليوم الذي يشك فيه فتقى عقلي ابا القاسم صل الله عليه وسلم ابو داؤ رزبه نشان من حاجہ جس نے یوم الشک میں ذرہ رکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لئے نافذی کی۔» رمضان کے مقابل یکٹے روزہ رکھنا ایک دروز پہنچنا جائز ہے۔ اگر کسی شخص کی عادت میں نفلی روزہ رہنے کی اور دونوں میں روزہ رہنے کا اتفاق نہ ہوا اس شخص کو ہمازت ہے کہ افریشان میں وہ روزہ تقریر رکھیو یہ سخن ابی راود میں ہم میں صدیت موجود ہے۔

چاند ایکشہر کا دوسرا جگہ کیلئے ایک شہر بلکہ میں چاند کیجا ہاوے دوسرے شہر بلکہ کیلئے کافی ہے یا نہیں۔ مسیم علما کے جو دلائل ہیں اپر عمل کرنے سے عوام میں خلجان پیدا نہیں ہوتا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ایک شہر کی رویت دوسرے شہر کے لئے کافی نہیں بلکہ اپنے اپنے دیکھنے پر عمل گریں۔ مثلاً کلکتہ اور دہلی کے طبع غروب آفتاب میں آدم گھنٹے کا اختلاف ہے یا اس سے نازد اگر کلکتہ میں قتاب غروب ہو گا پاٹیجے۔ تولی میں غروب سارے ہے پائیجے کے بعد ہو گا۔ یہ وقت یہ بعض اوقات کلکتہ میں چاند کیجا ہاتا ہے اور دہلی میں نہیں دیکھا جاتا۔ یاد ہلی میں چاند ہوتا ہے اور کلکتہ میں نہیں اس صورت پر اختلاف لازمی ہے۔ تو اس وقت میں حدیث ابن عباس کی چشم میں ہے برداشت کریب تابعی پر عمل کرنے کے کوئی تسانع نہیں ہوتا یعنی ایک شہر بعد مسافت کا چاند دوسرے شہر متین کیلئے کافی نہیں بلکہ اپنے بلکہ کے دیکھنے چاند پر عمل کریں۔ اور اگر قریب قریب کے شہر اور متنع میں چاند ہوا۔ لوگ روزہ رکھیں اگرچہ اس شہر والوں نے نہیں دیکھا شرط ہے شہادۃ معتبر سے ثبوت چاند کا ہونا چاہئے۔

روزہ میں نیت کرنا نفلی روزہ ہو یا فرضی روزہ رمضان ادا اور قضا یا روزہ نذر ہر ایک میں نیت کرنا لازمی ہے۔ نیت رات می سے روزہ کی کمی جادے یہی بہتر ہے۔ اور اگر رات میں روزہ کی نیت نہیں کی کسی وجہ سے صحیح کے وقت یا بعد طبع آفتاب دن میں نیت کر لینا چاہئے دوپہر سے پہلے صحیح ہے روزہ صحیح ہو گا۔ اس امر پر حدیث روزہ عاشرہ فلی۔ میمع بخاری میمع مسلم میں جو وارد ہے کھلی دلیل ہے وہ ہے عن سلطین الکوع ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم امر جلال من اسلام ان اذن فی النّاس اذ فرض صوم عاشوراء الا کل من اکل فلیم سک دمن لم را کل فلیم سک۔ رواہ البخاری وغیرو۔ جو روایت رات میں نیت کر لئی ہے وہ شکم ہے۔ رعنہ کی نیت کرنا رات میں بہر ہے اس صورت میں دو نظر چڑیوں تطبیں ہو جاتی ہیں۔ **فضیلت روزہ رمضان** روزہ رمضان ہر ایک عاقل بالغ پر فرض ہے۔ مرد بول یا عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کریتے ہیں (ایسے مسلمانوں) رمضان کا ہمینہ تھا اسے ساخت آیا۔ ہمینہ پخت واللہ ہے اس ہمینہ کا روزہ اصرتے تھا رے اور فرض کیا روزے کے آسان کے اس ہمینہ میں بھی جاتے ہیں اور دوسرے کے دروازے بند ہوتے ہیں۔ اور شیخان سرکش قید کر دیتے ہیں۔ اس ہمینہ رمضان میں ایک رات اصرتے نزدیک ہزار ہمینہ سے بڑھ کر ہے۔ جو بخلافی شب قدر سے محمد رضا (عبادت ذکر اسلام کیا)

بیک محروم ہو گا (ثواب سے ٹوپے سے) (حدائقی)۔ ایک حدیث اوسن ابن ابی ہیں ہے حدیث نذکر کے ہم معنی ہے۔

ابو ہریرہ صاحبی بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان داخل ہوتا ہے دروانے آسان کے کھل جائیں۔ دروانے جنت کے کھول دئے جلتے ہیں۔ دوسرے کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔ شیطان کی جماعت۔ بغیروں سے جائزی جاتی

ہے۔ دروانے حجت کے کھل جاتے ہیں۔ خواری مسلم۔

سہی بن عبد صالح ہے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنت کے آنحضرت روزہ ہیں ایک دروانہ کا نام ریان ہے۔ اس دروانے سے (جنت میں) نہیں داخل ہونگے لگر روزہ دار۔ صحیح بخاری صحیح مسلم۔ چہ درظرہ روزہ داروں کے مناسب ہے۔ ریان سے ری کے سنتے سیرا کے میں یعنی جو لوگ دنیا سیں ہو کے پیاسے رہے رونے کے بسب سکان کیسے اعلیٰ مرتبے میں روزہ ہیں سیرابی والا جو باشت ہے روزہ داروں کی خوشخبری کا جبوت روزہ جنت کا دکھانی دیکھا لوگ خوش ہو جائیں گے۔

ابو ہریرہ صنی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جتنے عمل اولاد آدم کے نیک ہیں دس گناہ پر صاف ہے۔ سات سو تک (ثواب ہیں) فرماتے ہے۔ اللہ یا مگر روزہ یہ میرے ہی لئے ہے میں ہی اسکا بدلہ دیکھا۔ میرے ہی بسبے (میری ناظر) کھانا دپتا ہے۔ خواہش کو چھوڑ دیا۔ روزہ دار کیلئے دخونی ہے۔ ایک خوشی لا کو وصل ہوئی ہے۔ افظار کرنے کے وقت۔ اور ایک خوشی ہو گی جبوت اپنے رب سے طلاقات کر دیگا۔ روزے دار کے منہ کی پوالہ کے نزدیک ہترے نوشبوشک سے۔ روزہ اعذاب الہی کے سامنے ڈھال ہے۔ جب کوئی شخص روزہ کے دن میں روزہ رکھے نہ یہودہ بات کرے۔ نہ شور شار کرے۔ اگر کوئی شخص اس سے گلائی گھوچ کرے یا جھوٹ کرے۔ روزہ دار اس سے کہے۔ بیشک میں روزے سے ہوں۔ صحیح بخاری مسلم۔

غیرہ سے روزہ قبول ہیں | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ترجمہ جمعونٹ سے پرہیز ہیں

درکتوں سے پرہیز نہیں کرتا۔ اللہ یا مگر کو اسے روزہ کی کچھ پروادا نہیں اسکے ہم معنی حدیث بخاری۔ ابو داؤد۔ ترمذ، میں موجود ہے۔ جیتنا چلا نا چہالت کی باتیں کردار زدہ کی حالت میں سخت منع ہے لٹڑا جھگڑا ساخت منع ہے روزہ اسکی وجہ سے برداہ ہو جاتے ہے۔ تجارت وغیرہ کے معاملات میں ضروری ایسیں کردارست ہیں لیکن جھونٹ سے پرہیز کرے۔ بلا ضرورت زبان بند رکھے۔ ذکر اسلام میں بان جاری ہے۔

رخصت شرعی | اہم سافر کو روزہ رکھنے دے رکھنے میں رخصت ہے فرمایا اللہ یا مکنے فمن کان منکم فریضنا اد علی سفر فعدۃ من امام اخرا۔ الای جو شخص تم لوگوں سے کوئی بیمار ہو یا سافر و مسے دن میں روزے رکھ کر لگتی پوری کرے۔ امام کا سافر ہو لے وقت میں روزہ رمضان کا رکھنا انفع ہے۔ تکلیف والا سافر تو اسیں روزہ رکھنا ناجائز ہے۔ حدیث

جلدی مسلم ہی ہے حکم موجود ہے۔

بڑھی بوڑھے اگر روزہ رمضان رکھنے پر قدرت نہ رکھیں یا مکروری کے سبب سے روزہ رکھنیں اٹھنا یعنی ملک ہو جائیں گا۔

ایسے وقت میں روزہ نہ رکھیں۔ ہر روزہ کے پہلے ایک مسکین کو کھانہ دیا کریں درست ہے۔ حاملہ عورت پا مرضع دودہ پہنچوں ایک مسکین کو کھانا دُنوں کی جائزت بے منعت کے وقت میں یادووہ نشک ہونے کا خوف ہے روزہ نہ رکھیں ہر ایک روزہ کے بلہ میں روزانہ ایک مسکین کو کھانا دویں۔ جب تدرست ہو کریں تو کچھ خوف نہیں رہتا ہے قضاویں اور اگر روزہ کی قضاوی رکھیں وہی اکھانا دیتا کافی ہے۔

عن انس بن مالک الْمَغْوِيْلُ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ عزوجل وضع عن المسافر الصوم و
مشط أَصْلَوَهُ و عن الحجبل والمرىء رَوَاهُ الْحَجَبَةَ وَرَاهَ الْمَرْءَةَ رواه الحسن دَعَةَ التَّمْذِي - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مثیک الْمَذْكُورُ مذکور میں سافر کو روزہ اور نماز کے فضائل میں رخصت دیدی اور خالہ او مرضعہ اور روزہ ترک یعنی میں رخصت عایت فرمائی۔

حشرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وعلی الذین یطبقونه فدیۃ طعام مسکین شوخ نہیں اپنے حکم میں باقی ہو
ہی للشنبہ الْكَبِيرُ وَالْمَرْأَةُ الْكَبِيرُ لاستطیاع ان یصو ما فی طعام مکان کل یوم مسکینا۔ بخاری۔ و عن عكرمة ان
ابن عباس قال للحجبل والمرىء رواه ابو داؤد، آیت ذکرہ میں یہ معدودین داخل ہیں بوڑھی بڑھی۔ حمل والی عورت اور دودہ
پہنسنے والی عورت روزہ ترک کریں عذر کے سبب سے ہر روزہ کے پہلے میں روزانہ ایک مسکین کو کھانا کھلاویں۔

روزہ کی قضا جو عذر شرعی ت رمضان میں روز نکو سکا مائدہ سافر ہمار حافظہ عورت کے رمضان کے رمضان کے بعد ہی جلدی روزہ کے
قضائیں کرنا بہتر ہے۔ اور اگر کسی وجہ سے تاخیر ہوئی تو درست رمضان کے آئے تک نہ کریں۔ پہلے در پے
لگا کار رکھیں یا نان دیکر دنوں طرح درست ہے۔ جہاں تک ہوتے تھے میں جلدی کریں۔ مقدار سے کہیں ہوتا ہے آجاوے اور روزہ کے
ذمہ رہ جاویں۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ عن اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قضاء رمضان ان شاء فرق و ان شاء تابع رواہ المتن
وقد صحیح البجوزی، ایک حدیث مربیل حسن اللہزادی مسیحی تھی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں رمضان کے روزہ
کی قضایا ہے پہلے رکھے ایک یعنی نانہ دیکر کرے۔ اصل گنتی روزہ کی قضایا کرے۔

کوئی شخص مردیا عورت مرنباشے، دران کے ذمہ روزہ کی قضایا باتی ہے۔ اس صورت میں جو اسے دارث ولی ہیں روزہ اس
کی جانب سے رکھدیں درست ہے ہریت کے ذمہ فرض ادا ہو جائیگا۔ عن عائشہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال میں
مات و علیہ صیام صائم عن نولیہ متفق علیہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو مرگیا اور اسے ذمگئی روزہ
ہے ولی روزہ رکھدیں۔ رمضان کا روزہ ہو یا روزہ نہ رہ دنوں میت کی جانب سے رکھتا درست ہے۔

اور اگر وارث لوگ ہریت کے جانب سے ہر ایک روزے کے پہلے میں کھانہ دیکریوں یہ بھی درست ہے اسکے متعلق حدیث ہر فرض
آئی ہے یکن ضعیف ہے عبد بن عمر رضی اللہ عنہ عن عباس صحابی وغیرہ البتہ صحیح طور پر قوتی موجود ہیں۔

روزہ کا کفارہ وغیرہ جو شخص کوئی روزہ قصد بلا غدر کھانا کھا کر یا پانی پی کر ترک کر دیوے۔ سخت گناہ کا مرکب ہوا
توہ کرے اور روزہ کی قضاوی اکیسے اسکے ذمہ کفارہ ہے یا نہیں بعض اہل علم کفارہ کے قائل ہیں

لیکن اس امر پر کوئی حدیث صحیح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے موجود نہیں۔

اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے روزے کی حالت میں صحبت کرے کفارہ اس صورت پر دینا لازم ہے اور اس روزے کے
بھی اواکرے۔ اسکا کفارہ یہ ہے ایک غلام آزاد کرے اور اگر اس پر قدرت نہیں دو ماہ کے روزہ پے در پے رکھے۔ اور اگر اس پر بھی

بیس سائیں کو کہا نکھلایا حدیث صحیح بخاری صحیح مسلم ابو داؤد۔ ابن حجر وغیرہ میں اسکا حکم موجود ہے۔

جو کوئی شخص رخصے کی حالت میں بھول کر سہوانی انگامانہ کھایا ہے یا پانی پی لیوں جبوقت یاد آجات مذکالتہ یا پانی اسی وقت پسینکد یوے روزہ میں کوئی نقصان نہیں روزہ صحیح ہے۔ عن ابی هریرۃ قال قائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نشی و هو صائم فاکل او مذوب فلیتھ صوم فاما الطعم ایہ و مسقا کار و رواه البخاری و مسلم وغیرہما۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے بھول کر کھانا کھایا یا پانی وغیرہ پی لیا روزہ پاکرے۔ اس نے اسکو حلا دیا اور پلادیا بخاری مسلم یعنی اسکے درمیان قنابے ذکفارہ رونسے کا ثواب بھی ملیکا۔

اسی طرح اگر کوئی شخص بھول کر سہوانی کی حالت میں ہوئی سے محبت کرے لیکن جبوقت یاد پڑے اسی وقت علیوہ ہو جاوے۔ روزہ میں کوئی نقصان نہیں۔ نہ ان دونوں کے ذمہ قتلہ نہ کفارہ۔

روزہ کی حالت میں کیا چیزیں مباح ہیں کیا نہیں۔ [سرہ مگان تیل سرین ہن میں مذا درست ہے روزہ کی حالت میں خوشبو کا استعمال بہتر ہے۔ فدیا پھپا لگنا کہ تھا حالت روزہ میں

درست ہے اگر ضعف و کمزور ہو جائیکا خوف ہو لیہ پر نہیں دستے کہ روزہ میں نعمان ہو گا۔ روزہ کی حالت میں ہمای ہوئی سے بوس کنار ہو سکتا ہے لیکن اسکے لیے اجازت ہے جو اپنے نفس پر قابو کیتا ہو۔ کہیں محبت کی صورت نہ ہو جاوے ورنہ کفاہ لازم آیگا اور حنفی گنگار ہو گا ایک شخص نوجوان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بوس و کنار ہونکی ہوئی سے اجازت مانگی اپنے اسکو اجازت نہیں دی اور ایک بوڑھے نے اجازت طلب کی آپ نے اسکو اجازت دی۔ عن ابی هریرۃ رضی اللہ عنہ ان رجالاً سئیل النبو صلی اللہ علیہ وسلم عن المباثرة للصائم فرض له واتا آخر فتها عنها فاذالذی رخص له شیخو وذا الذی نھاہ شاب رواه ابو داؤد سکت عنہ ابو داؤد والمنذری والحافظی التلمیص۔

عن عائشہ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل و ہو صائم و بیاش روہ صائم رکنہ کان املک کم لاربہ۔ رواہ الجماعتۃ لاالنسانی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پوس و کنار ہونے تھے (بیویوں سے) اور آپ نفس پر خوب قابو رکنے والے تھے۔ روزہ کی حالت میں کھانا پینا اور ہوئی سے محبت کرنا حرام ہے ان تینوں باتوں میں سے کسی بات کا مرتب ہو گا روزہ ثوٹ میا اور حنفی گنگار ہو گا۔

سورج غروب ہوئیکے بعد سے کھانا پینا جائز ہے تمام رات اور ہوئی سے محبت کرنا بھی تمام رات درست ہے جب تک صبح کی روشنی نہ ہو۔ جب صبح ہوئیکا وقت قریب اگلی کھانا پینا بند کر دینا چاہئے۔ اور ہوئی سے اگر محبت است میں کیا۔ اور صبح ہوئی کے بعد غسل کیا درست ہے قرآن شریعت و حدیث صحیح مسلم وغیرہ سے یہ ثابت ہے۔ دن کو سوئے کی حالت میں احتلام ہو گیا روزہ صحیح ہے روزہ میں کوئی نقصان نہیں جب سورج مغرب کی طرف غروب ہو گی اور پورپا سے سماہی بعد غروب ظاہر وقت پر افطار کرنا ثواب کا باعث ہوئی روزہ کھولنے کا وقت آگیا۔ عن ابن عمر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم يقول اذا اقبل اللیل من ههنا و ادبر النہار من ههنا و خاتم الشم فقد افطر الصائم۔ بخاری مسلم۔

عبدالله بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میرے نے نار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمائے تھے جب رات ملئے آئی اور دن نئی پیدا ہی

اس چنان سرچ غائب ہو گیا بیک روزہ دار افطار کرو یا بینی افطار کرنا چاہئے۔ جلدی افطار میں گئے تاخیر کرے لیکن افطار بریئے وقت میں شکر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں لا نیال الناس بخیر ما نجحوا الفطر و بخاری سلم بین الگ ہمیشہ بحال ہے۔ یعنی جب تک افطاہ میں جلدی کریں گے۔ حدیث قدسیہ میں آیا ہے اس پاک فرمائے ہے ان احباب عبادتی الی احمد بحر قطعی، اب میٹک میسر ہے بندے وہ بہت ہی محبوب ہے جسے جلدی کرتے ہیں روزہ کھولنے میں۔ احمد بن مسلمی پوری حدیث اسی ہے۔

ابو ذر یعنی اسد تعالیٰ فرنگتہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مت ہمیشہ بصلانی پر ہی جب تک سحری کھانے میں تاخیر کریں گے اور افطاہ میں جلدی کریں۔ احمد

دینہت انس سمجھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم دیا سحری کھانا برکت کی چیز ہے۔ رواۃ سلم وغیرہ۔ اور ایک حدیث میں یہ ہے سحری کو کرو تو سے کیلئے قوت حاصل گردے۔ دن میں قیلولہ کر کے تہجدی نمازیں بدلو۔ ابن ماجہ حاکم۔ یعنی جو سحری کے وقت میں کچھ کھائیں یا کچھ روزہ رہنے میں کوئی تکلیف نہیں ہو گی۔ دوپہر کے وقت میں کچھ سو لینے سے جو لوگ رات میں تہجد پڑھتے ہیں ٹیک کر تہجد کے وقت اٹھ گھٹتے ہوئے نیند کا عذب نہیں ہو گا۔

صلانوں کے روزہ میں اور یہود فشاری کے سو لینے میں فرق ہے وہ لوگ سحری نہیں کھاتے مسلمانوں کو سحری کھانا چاہئے میں ترددی غیرہ میں یہ سلطان ہے اس لیکن رحمت نائل فرماتے اور فرشتے دعا و منفترت کرتے ہیں سحری کھانے والوں کو۔ ایک حدیث میں ہے سحری کرو اگرچہ ایک گھونٹ پانی ہو۔ ابن حبان کی یہ دو نوں حدیثیں ہیں۔ نیل الا وطار۔

اگر کچھ رہا اس سے روزہ کھوانا سنت ہے اگر نہ ہے تو پانی سے روزہ افطار کرنا سنت ہے۔ عن انس بن نعام رضی اللہ عنہ فلیقطر علیہ و من لم يجد الماء فاذان ظهور ريح اذ التوفري والحاكم و صاحبه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقت افطار کے دعا پڑھتے تھے۔ اللهم لك صمت وعلى رزقك افطرت دعا مابين ثابت ہے ذهب النماء وابتلت العرق وثبت الاجر اشاع الله تعالى۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کبھی پاؤسے اس سے افطار کرے اور جو نباؤسے پانی سے افطار کرے۔ پانی صاف سحری چیز ہے۔ روزہ دار روزہ جلدی افطار کرے اور نماز مغرب کیلئے جلدی کرے پسند ہے سلم۔ ایک حدیث میں وارد ہے اپنی سحری مومن کی طبور ہے۔ ابن حبان نسلی صحیح مادق سے پہنچے سحری کھا کر فراحت حاصل کرے۔ شکر ہے بچا چاہئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سحری میں اور فجر کی نماز میں پچاس آئیں پڑھنے کے فرق ہوتا تھا (جلدی سلم) آخرات میں سحری بہتر ہے اگر کوئی شخص اذان کے وقت رودہ وغیرہ کا پایا لئے ہوئے ہے پی لینا چاہئے بشرطیکہ اذان مشکوک وقت میں ہو رہی ہے کہ فجر قریب ہے سفیدی ظاہر ہیں ہوئی مشکوک وقت میں فجر کی اذان درست ہے۔

ماہ رمضان میں الگ روز اذانیں کہی جاویں ایک اذان آخر رات سحری تہجد کیلئے اور ایک اذان بعد رمضان میں دواز ان میں دو ارشاد فرماتے ہیں۔ عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مسلمان بلا لا نیادی بلیل فکلو انشو بلاحی بینادی ابن مکتوم قال وکان ابن مکتوم حلا علی لاینادی حتی تقال لما صلحت اصحابت متفق علیہما۔ عبد الرحمن عمر بن عبد الرحمن عنہ کہتے ہیں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بالآخرات

میں اذان بگتا ہے تم لوگ کھاتے پہنچتے رہو۔ پہاڑیک کی عبادت میں کوئی اذان کہے۔ عبد اللہ بن مکتوم انہی سے تھے جو قوت لوگ اُنے کہتے تھے صحیح ہو گئی صحیح ہو گئی یہ اذان کہتے تھے۔

مات میں تہجد کیلئے جو اذان کہے وہ مذہن خاص مقرر کر دیا جائے تاکہ لوگوں کو معلوم رہے کہ یہ اذان تہجد کی ہے آوازے لوگ معلوم کر لیں گے اور جو فقر کے وقت اذان کہے وہ بھی خاص آدمی ہوتا کہ معلوم ہو جاوے کہ اذان فخر گی ہے۔

اقال رسول الله صلعم من غلط صائم اکان لم مثل اجره غیران ينقض من روزہ افطار کرنا باعث ثواب اجرا الصائم شيئاً ترمذی حسن صحیح ہے رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فرمدی میں جو کوئی کسی روز روزے دار کارڈہ افطار کردا رہے روزے دار کے برابر ثواب ملیگا لفڑے دار کے تواب میں کی ہوگی۔

رمضان فارسی صحابی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو شبان کے آخر دن میں خطہ نایا فرمایا اسے لوگوں ایک مہینہ برا بندگی برکت والا آیا۔ اس مہینہ میں ایک رات ہے ہزار مہینے کے بلا بر (ثواب میں یعنی شب قدر کی رات) اللہ نے اس مہینے کا روزہ فرض کروایا اور رمضان کے روزیں سے رضوان میں تقربہ حاصل کرے۔ (صبر تعالیٰ سے) لوگوں کو دوسرا دنوں میں اتنے فرض ادا کیا اور جو فرض رمضان میں ادا کرے لوگوں کی ستر فرض دوسرا دنوں میں ادا کے۔ یہ مہینہ صبر کا ہے۔ صبر کا بڑھتے ہے۔ یہ بہت (لوگوں کے ساتھ) سلوک کرنیکا ہے۔ پہنچنے ہے عومن کی روزی میں برکت ہوتی ہے کسی شخص نے کسی روزہ دار کا مہینہ رمضان میں روزہ افطار کرایا گناہ اسکے معاف ہو جاتے ہیں اور جسمیت گردن اسکی آزاد ہو جاتی ہے۔ روزے دار کو تقدیر ثواب روزے کا مہینہ ہے افطار کرنے والے کو بھی ثواب ملتا ہے۔ صحابے ہبایا رسول اللہ اسکی طاقت ہر ایک لوگ ہم میں نہیں پاتے کہ روزے دار کے روزہ کو افطار کراؤ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ پاک یہ ثواب غایمت فرماتا ہے ایک گھونٹ دو دوہر ایک گھنٹہ پانی پر۔ اور اور جسے روزہ دار کو آسودہ کر کے (کھلا) پلا دیا۔ اس پاک قیامت کے دن (میرے حوض رکوٹ سے پلائیکا (کھپر) پیاس نہیں ہے گا۔ یہاں تک کہ بت میں داخل ہو یہ مہینہ بتے اول (دوسروں) رجست کے ہیں۔ اور (دوسرے عشرہ) دریاں والا مفترک کا ہے (آخری عشرہ) میں دو نیخ سے لوگ آزاد کھاتے ہیں جو کوئی شخص دو نیٹی غلام پر آسانی کرتا ہے رمضان میں اللہ بالا اسکے لئے بخش دیجا۔ اور دو نیخ کی آنکھ سے آزاد کر دے گا بیتی۔ کثیر طرق سے یہ حدیث آئی ہے اسوجہ سے قائل جوت ہے۔ تو کفر دام فادہ پر آسانی کرنا ماہ رمضان میں حدیث مذکوریں دھلن ہے تاکہ روزہ آسانی رکھ سکیں۔ حاصل یہ ہے روزے دار کو روزہ کھلانا افطاری کے وقت میں باعث ثواب ہے لوگوں کے یہاں افطاری یعنی اس بعد غیرہ میں افطاری کرنے کیلئے کھانا وغیرہ دو دھمڑت میں یعنی باعث ثواب ہے مہینہ رمضان میں عزیز رشتہ دار تسبیح یہوہ ماسکین غربا کے ساتھ سلوک کرنا باعث ثواب ہے ذمہ دار کریں کا درجہ رکھتا ہے۔

ترانیج تہجد نفل و کرامہ صدقہ زکوٰۃ | مہینہ رمضان میں تلاوت قرآن ذکر احمد استغفار تسبیح تہلیل تکبیر کی کثرت ہوئی چاہئے صدقہ خیرات کی کثرت کرنی چاہئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سعادت

رمضان میں ہو اکی طرح تیز ہو جاتی تھی رمضان میں صدقہ خیرات وغیرہ میں اپنے اہل پورے کے جاویں یہ مہینہ پھر بھیش کہاں ملتا ہے۔ مہینہ رمضان زکوٰۃ دار کریں کا مہینہ ہے۔ ستر زکوٰۃ ادا کریں کا ثواب حاصل ہو گا۔ نفل نیکیوں کو رمضان میں ادا کریں کے فرض کا ثواب ہے۔

رمضان کی راتوں میں جماعت سے تراویح پڑھنا باعث ثواب ہے۔ اکی طرح تہجد نفل نمازیں اہل رات میں ہبایا دریا میں رات میں۔ آخر رات

میں زیادہ فضیلت ہے جاعت سے ہو یا اپنے اکیلے تھا۔ مگر وہ میں پڑھیں ہے مسجد طیہ میں کل باعث ثواب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرنٹ ہے۔ من صام رمضان ایمان و احتساباً غفرله ما نقدم من ذنبه ومن قائم رمضان ایمان و احتساباً غفرله ما نقدم من ذنبه ما نقدم من ذنبه بخاری مسلم عن ابی هریرہ - جس نے روزہ ما نقدم من ذنبه ومن ذنبیۃ العذر ایمان و احتساباً غفرله ما نقدم من ذنبه بخاری مسلم عن ابی هریرہ - جس نے روزہ رکھا رمضان کا ایمان کے ساتھ خلوص نہیں تھا اس کے لئے اسے بھی گناہ بخشن دیتے گئے اور جس نے شب قدر کے راتوں میں قیام یا نفل ہے طایفہ ایمان کے ساتھ خلوص نہیں تھا اس کے لئے اسے بھی گناہ بخشن دیتے گئے اور جس نے جاعت سے پڑھا۔ اور نماز پڑھا اسے اگئے آنہ معاف ہو گئے تھیں، وہ تینیں چھیس تائیں دیں رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاعت سے پڑھا۔ اور اسکے بعد آپ نے فرمایا ہے دُرِّیں یعنی رمضان کی ہیں فرض نہ ہو جائے اس خوف سے گھر سے نکلے یہ بخاری میں ہے بعد دفۃ پاہنے حضور مسلم یہ خوف نہ ہے اس وہ سے با جاعت اور تباہ دنوں طرح صحابہ اور باعث ثواب ہے

تعداً و تراویح و قیام رمضان [رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و مسلمون غیر رمضان میں ہمیشہ تجدید پڑھا کرتے تھے گیارہ رکعت رمضان میں تجدید آپ کی فرمادی میں مات رکعت نو رکعت گیارہ رکعت تیرہ رکعت تک ثابت ہے من و ترک۔ صالح مت کتابوں میں یہ حدیثیں موجود ہیں۔]

نیام اللہی تجدید رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گیارہ رکعت ثابت ہے من و ترک۔ بخاری مسلم غیرہ۔ اگر کوئی شخص نمازِ تراویح نہ صاف کیے امام مقرر کیا خاصاً ہو گیارہ رکعت۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں یہم داری صحابی کو اور رابی بن بُنَاح کو نمازِ تراویح نہ صاف کیے امام مقرر کیا خاصاً ہو گیارہ رکعت پڑھایا کرتے تھے (امروطاً) اگر کوئی شخص رمضان میں زیادہ رکعت کے ساتھ عبادت کرنا پاہنچے کبھی ہیں رکعت کبھی چالیس رکعت کبھی اکالتیں نہ دترکے۔ علی ہذا القیاس صحابہ کا فعل سہ لیک پر موجود ہے۔ درست ہے۔ فقط میں بکعت سنت عربی کی کہنا بے ثبوت ہے۔

اعتكاف و شب قدر کا بیان [امد سجاوے کے واسطے مسجد میں اپنے خود کو مقید کر دیں ذکر احمد و عبادت و تلاوت قرآن پہلے ایک دن نصف دن ایک رات اور اس سے زیادہ بقیے روز تک چاہے اعتكاف کرے درست ہے فرمایا اسد پاک نے فلا تباش و هن وانقطع عکفون فی المساجد جو وقت تم مسجد میں اعتكاف کئے ہوئی جوں سے نہ ہو۔ اعتكاف مسجد میں کرنا ہمیں مرد یورت دلوں اور حکافن کیں سنت ہے۔ جو ان عورت کیلئے محمر کی ضرورت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے اور آپ کی ہیوں اعتكاف کرنی تھیں اعتكاف نو الاغیہ مزورت مسجد سے نکلے۔ حاجت ضرورت کیلئے نکلا درست ہے جیسے ہذا نہیں بیان پڑھا بیان کوئی گھر سے کھانا لانے والا نہیں ہے جاگر خود لا دے نماز تجمیع یکلے جاوے جس مسجد میں جمع ہو۔ تھوڑا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب قدر کی تلاش کرنے کیلئے پہلے عشرہ میں اعتكاف کیا اسکے بعد دوسرا عشرہ میں اعتكاف کیا۔ احمد پاک کی طرف سے آپ کا اطلاع ہوئی جبکوڈہرندہ رہے ہمیشہ شب قدر و آخر عشرہ رمضان میں ہے پھر آپ نے عشرہ آخر کا اعتكاف کیا۔ احمد ہمیشہ اس پر ہدایہ کیا اجنب نہ رہت۔ صحیح بخاری مسلم وغیرہ میں یہ کل ذکر ہے جب آخر عشرہ داخل ہوتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ جملہ سے کہا اُسی کے علیم ہیں کوشش ہوتے رات عبادت میں گزارتے اپنی اولاد کو عبادت کیتے جائیں تو کہ اشیعہ بارہ کو رو عن عائشہؓ قائل تھا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی العشراء اور آخر من رمضان حتی توفیہ اس عزوجن رواہ البخاری و مسلم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عزوجن آخر رمضان میں ہمیشہ اختلاف کرتے تھے یہاں تک کہ امیر نے آپ کی روح کو قبضی کریا یعنی انتقال فرمائے۔

عن عائشہؓ ان العین صلی اللہ علیہ وسلم کا انداخت العشراء اور آخرین اللیل و آیقتاً اهلہ دشائیل المشریع د منتفع طلبہ جو روت عزوجن آخر رمضان کا اول ہوتا تھا رات کو زندہ رکھتے پسی ہل کو حکم تے اور خود عبادت کیتے کر رہے ہو جاتے۔ سچے سلم میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عزوجن آخر رمضان میں سقدر کو شش کیتے (عبادت میں) وہی وقت استدرج کرتے۔ پنج ہزار ہمین کے علوات سے بڑھ کر ہے حضرت عائشہؓ المونین رضی اللہ عنہا فی القرآن میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اگر میں شب قدر پاؤں ٹوپنے شرک درمیں ہوں اپنے فرمایا ہے (رخا) پڑھ۔ اللہم راتکَ عَنْكُوْ تَحْبُّ الْعَطْرَ فَاكْهُفْ عَيْنَ تَرِيدَى وَ حَسْنَةَ وَاحِدَةَ وَ لِجَهَ عجب رمضان پر ہا ہو جاوے صدقہ فطرہ اور کافر میں ہے ہر ایک مسلمان مرد عورت بڑھے جوان بچے پر ہر ایک کی طرف صدقة فطرہ سے فطرہ ہو کجا جاوے پونے تین سیکے فرب جو گی ہوں کبھر۔ چاول وغیرہ متسلط رجہ کا غلی عید کے نام سے پہنچے اور کیا جاوے فطرہ ادا ہو گا۔ در فطرہ کا تواب حاصل ہو گا۔ اور اگر عید کے نماز کے بعد فطرہ ادا کیا فطرہ کا تواب نہیں ہو گا بلکہ صدقہ کا تواب ہو گا۔ نعمیر مسکین طلباء رسا弗 وغیرہ مدداؤں کو دیا جاوے اسیں کافر شرک کا حصہ نہیں۔ اگر کسی ضرورت یا بھروسی سے غلہ ادا نہ کرے پونے تین سیکی قیمت پس ادا کرے درست ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرہ کو زکوٰۃ فرمایا ہے زکوٰۃ میں قیمت درست صاف طور پر دیتی میں نہ کوئی ہے۔

عن ابن عمر قال فرض رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر من رمضان صاعاً من شعر

عن العبد والمحروم الذي لا ينفق والصغير والكبير من المسلمين رواها الجماعة - بخارى مسلم وغيرهما : زکوٰۃ فطرہ رمضان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض کیا ایک صاع کبھر ایک صاع جو۔ غلام آزاد مرد عورت بیکے بڑھے ہر ایک مسلمان پر۔ ابوسعید خدري صحابي بتھے ہیں ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمان میں فطرہ نکالتے تھے آتا ایک صاع کبھر ایک صاع بربھر جو ایک صاع منقی ایک صاع جو ایک صاع منپر دارقطنی۔ صاع ایک بتن کا پتا ہے ہندو وغیرہ واس سے ناہے ہیں۔

فطرہ اور زیباعث ثواب بعد فطرہ روانہ ہو گا عن ابن عباس قال قال فرض رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطرہ روانہ من اللغو والفتث

وطعنة للمساكين فن اداها قبل الصلوة فی زکوٰۃ مقبولة ومن اداها بعد الصلوة فی صدقۃ من الصدقات رداۃ بودا ادا بن هاجد و محمد الحاکم عبد الرحمن عباسؓ تھے تھے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ فطرہ کی فرض فرمایا۔ روزے دار کا سلفہ صاف تھہ پاک ہو جائی ہے۔ ہمیوہ ہاتھ لخوا کام فرش وغیرہ سے اور مسکینوں کا کھانا کھلانا ہے۔ جو شخص فطرہ ادا کر گی کیا نماز (عید کے) پہلے اس کا صدقہ قبل ہے اور جو فطرہ ادا کر گی بعد نماز (عید کے) وہ صدقہ نہیں سے ایک صدقہ ہے۔

جو کچھ باتیں نوبیکار زبان سے گالی گھوون وغیرہ اور گناہ صغیرہ کا مرتكب ہو جاتا ہے روزے کی حالت میں روزے میں نعمان آجائیں

قابل قبول نہیں ہوتا جب وفات صدق فظہ اور کیا جاتے روزہ دیگاہ ہی میں قبل ہو جاتا ہے۔ عن جویر قال قال رسول اللہ ﷺ

وَسَلَّمَ صَوْمَهُرِ مَصَانَ مَعْلَقٍ بَيْنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ فَلَا يَرَفِعُ الْأَيْمَكَةَ الْفَطْرَةَ رَغْبَةً تَرْهِبَ بَغْيَةً بَهْرَبَ مَحْرَمٍ

جیسے ہے۔ رسول اللہ ﷺ اپنے پلم فرماتے ہیں روزہ مصان کا درمیان زین آسمان کے معلق رہتا ہے اور حضور اہلی میں قبول نہیں ہوتا اگر زکوٰۃ فطرہ ادا کرنے نیک بعد۔ اور جو شعنہ نظرہ ایک صاع گیوں وغیرہ ادا کرنے پر قادر نہیں تنگ دستتے آدھا صاع فطرہ بھی ادا کر سکتے ہے جسکا صحیح اندازہ سو اسی گیوں ہوتا ہے ایک متعلق احادیث وارد ہیں اور ایک جماعت صحابہ کا ہی ملکہ ہے۔

فطرہ ادا کرنا ایک دلتنڈ و خوبی دنوں پر ہے وہ غریب چالیکہ صاع آدھا صاع ادا کرنے پر قادر ہے۔ فطرہ چاند دیکھنے کے بعد واجب ہو جاتا ہے کھٹت نماز عید کیلئے ہلکے تبلیں ادا کرنا چاہتے ہیں۔ حدیث صحیح میں ایضاً ہے فضیلت اسی میں ہے۔ عید کے چانسے پہلے دھاردن بازیادہ افرط ہو ریا جاوے دستتے ہیں میکین محتاج مسلمانوں کو عید کے دن گزارنی سے بخانا جاتے نظر و دلکہ پرداہ کر دیا جاتا ہے۔ حدیث میں اسی طرح ہے وغایہ ترکیب۔

عہد کی مات بزرگ ہے امامہ صحابی سے حدیث آئی ہے جو عید کی رات نماز پڑھنے کا مرض نیت سے اللہ کیلئے اس کا **بیان تبید** | دل ہوشیار ہو گا دیکھنے کے ساتھ جمدين اور فوجوں کے دل میں مجاسے ہو گلے مابن اجرادی کی ثقہ میں تبید کراوی

باقیہ درس ہے ایک فضیلت میں ایک حدیث معاشر ہے وارد ہے دوسری روایت عبادہ بن مامعت سے ہم مختصر حدیث امامۃ الرغائب ترکیب۔

دو نوں عید کے دن روزہ کہنا حرام ہے۔ یعنی خید الفطر اور عبض خنی اور تین دن یا میام تشریف یعنی عید قربانی دسویں تاریخ کے بعد گیارہوں ہارہوں تیر ہوں ذی الحجه۔ عید کی نماز منت مودکہ ہے بعض علماء کے نزدیک واجب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اسپر دوامی ہے۔ اچھے کہرے عید کے دن پہتے جاوے خوشبوتیں وغیرہ لگاؤں ای غسل کر لینا بھی بہتر ہے ذکر اللہ علیہ کیتے ہوئے راستوں سے نماز عید کیلئے جاویں اور دوسرے راستے سے بعد نماز ذکر اللہ کرتے ہوئے واپس ہوں کچھ کھجور وغیرہ کھا کر نماز عید کے لئے جاویں منت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو نوں عید او صحیح میں کہا اسرائیل پہنچتے تھے ابن قزیمہ، میسل لادطار۔ دوسری حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دھاری دار چارہ بھی عید میں اونچتے تھے۔ نیل

حضرت علی فرماتے ہیں پہلی عید کیلئے جاماً نہیں ہے اور مگر سو نکلنے کے پہلے کچھ کھا لینا نیست ہے۔ ترمذی حدیث حسن ہے۔

انہ مسحابی سکھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کیلئے نہیں جاتے تھے یہاں تک کہ کچھ کھوریں کھا لیتے تھے اور طلاق کھلتے تھے (بخاری احمد) اور عید قربانی میں جب واپس ہوتے تھے اس وقت اپنی قربانی کے گوشت کھاتے این اجہ ترمذی + جابر مسحابی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید کیلئے ایک راستے جاتے اور دوسرے سے آتے۔ صحیح بخاری) نماز عید جبلیں ادا کرنا نیست ہے (بخاری ابوداؤ و ابن ماجہ)۔ نماز کا وقت آفتاب نکلنے کے بعد سے دوپہر کے ہلے تک ہے۔ جب روشنی میسل جاوے نما اشراق کا جو وقت ہے وہی اول وقت نماز عید کا ہے اور یہی مسون ہے ابوداؤ وغیرہ میں اسی طرح ثابت ہے اس حدیث کے ناوی کل ثقہ میں۔ نماز عید میں نداداں ہے ذاقامت کہنا خطبہ سے پہلے نماز عید کی پڑھنی چاہئے اس پر عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و خلفاً رکارہا ہے۔

عورتوں کا نماز عید کیلئے جانا | حضرت ام عطیہ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو حکم فرمایا کہ ہم نماز

یہ مکیسے آزاد عورتوں کو گنواری جوان بخوبی بھاولیں۔ جیعن، والی عورتوں کو بھی۔ حافظہ مصلحتی سے اسکے رہنمائیوں اور علاوہ میں خرچ کی ہوئی۔ میسے کہا جا رسول بالله صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کے پاس چادر سے بہیں ہیں (کوہہ اوزد کے جاویں)؛ آپ نے فرمایا ان لی بہیں (سلمان عوزیں) انکو چادر سے اور حاکم بھاولیں۔ بخاری مسلم، حافظہ عورتیں لوگوں سے (ناز پڑتے والی عورتوں سے) پچھے رہیں۔ لوگوں کے ساتھ تکمیریوں میں شامل رہیں۔ مسلم ابن حبادہ:-

نکھیر و کی عید میں کثرت ہوئی چاہے فریاد اس دیک نے روزے کو یورا کرو اور نکھیرین کہو قال اللہ تعالیٰ و تلکلو
 العدۃ و تکہرا رسہ عنی ما هد کھر اس آیت کو یہ سے بعض علماء کے نزدیک
 عید میں نکھیر کھنا واجب ہے اور اکثر علماء مت گئے ہیں راستے میں آتے چاہتے وقت نماز سے پہلے نماز کے بعد عید کا ہیں نکھیر لے لگ کھیں۔ اطہر
 الحسن عاصی اکبر کھیرا۔ ایڈہ اکبر اسہ الکھارلا العالما ایڈہ اکبر اسہ الکھارلا الحسن:

بعض حدیث میں ہے عیادوں کو زینت دوالہ کہ بھکر طہرانی۔ لیکن حدیث شعیف ہے۔ عبدالعزیز بن عمر عیاد گاہ میں جلتے زور سے نکلیں گے ہوئے۔ ایک روایت میں ہے عبدالعزیز بن عمر عیاد گاہ میں دن عیاد فطر کے بعد طلوع ہوئے سورج کے تشریف نیجائے نکلیں گے کئی موئے ہماں کو عیاد گاہ میں ہوئے۔ پھر نکلیں گے کتنے جب امام کو بھیجا جائے اسوقت نکلیں گے کرتے۔

نماز عید پڑھنے سے پہلے پانچ نکبیر یعنی ۵ صلوات کی جو ایک آنٹہ کبھی بھی سورہ فاتحہ کے پہلے کمی جاویں دوسری حکمت میں سورہ فاتحہ کے نماز عید درکعت ہے تکمیریہ لیکر آنٹہ کبھی بھی سورہ فاتحہ کے پہلے کمی جاویں دوسری حکمت میں سورہ فاتحہ کے نماز عید درکعت ہے تکمیریہ لیکر آنٹہ کبھی بھی جاویں ترمذی ابادا اور دغیرہ میں اسی طرح ہے یہی سنت مضبوط ہے۔ پانچ نکبیروں کے ساتھ نماز عید حدیث مرفوع صحیح سے صاف طور پر ثابت نہیں الجعفر صحابہ کا فعل موجود ہے۔

مرہ مصائب سے حدیث و ادھر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں نماز عید میں سچے اس حریت الاحالی اور اہل تالک حدیث الغاشیہ سورتیں پڑھتے۔ احمد۔ طبرانی دوسری حدیث صحیح میں ہے عیا الفطر عید الصعی میں سورہ ق فر پڑھا کر تھتھے عید کے بعد چھپروزے سنت ہیں کا ثواب دس روزے کا ہے تو اس قاعده سے تیس روزے کا ثواب تین مودن کا ثواب ہوا۔ سال بھر کے روزے کے ثواب میں دو مہینے کی میں ہی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عید کے بعد شوال میں چھپروزے کر کھو دو۔ مسلمہ کا ثواب اسکا ہو گا اور سال کے روزے کا ثواب حاصل ہو گا اسکو سشن عید کے روزہ ہے میں۔

عن ابی ایوب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صائم رمضان ثمَا تبعه ستّاً مِنْ شَوَّال فَذَلِكَ صَيَامُ الْمُدْهَرِ رِوَاةُ مُسْلِمٍ وَغَيْرَهُ - ابو ایوب الفاری کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے روزہ رمضان کا رکھا پھر چہ روزے بعد کوشوال میں رکھئے اسکو سال بھر روزے کا ثواب ہے۔ دوسری روایت میں تمام السنۃ ہے و قال من جاء بالحسنة فلم يعشرا مثاثلها۔ ابن ماجہ یہی تعریف شافعی و احمد و راوی و دیوبندیم کا ہے۔ امام مالک تمام ابو حیانہ ناحانہ کہتے ہیں لیکن ان کو حدیث نہیں ہے کنی۔ حدیث صحیح میں روزہ مذکورہ ثابت ہے۔

تہمت و لہ الحمد والمنہ

۱۳۵۲ء۔ ارخیان